بسم اللہ الرحمن الرحیم

مگرمچھ کی کھال سے بنی چیزیں استعمال کرنے کا حکم

دارالافتاء اہلسنت (دعوت اسلامی)

سوال

مگرمچھ کی کھال سے بنی ہوئی چیزیں استعمال کرنے کا کیا حکم ہے؟

جواب

مگرمچھ کی کھال سے بنی جیکٹ وغیرہ چیزوں کا استعمال شرعاً گناہ نہیں، بلکہ جائز ہے، لیکن جیکٹ وغیرہ پہننے والی چیزوں کو پہننے میں استعمال کرنا، یا اوڑھنے اور بچھانے والی چیزوں کو اوڑھنے اور بچھانے میں استعمال کرنا، ناپسندیدہ عمل ہے کہ یہ درندہ ہے، اور درندوں کی کھال پہننے، اس پر سواری کرنے سے حدیثِ پاک میں ممانعت وارد ہوئی ہے، کہ اس سے غرور و تکبر پیدا ہوتا ہے، لہٰذا اس سے بچنا بہتر ہے۔

جواز کے حوالے سے وضاحت یہ ہے کہ:

اصول یہ ہے کہ خنزیر کے علاوہ ہر وہ جانور جو ذبح کے قابل ہو (خواہ حلال ہو یا حرام) جب اسے ذبح کرلیا جائے، تو اس کی کھال پاک ہوجاتی ہے، لہٰذا اس کو استعمال میں لانا بھی جائز ہے، اور اگر بغیر ذبح کیے مرجائے، تو اب دباغت کرنے (یعنی اس کی رطوبتوں کو ختم کرکے، اسے خشک کرنے) سے اس کی کھال پاک ہوجاتی ہے، لہٰذا دباغت کے بعد اسے استعمال میں لانا جائز ہے، اور موجودہ زمانے میں کسی بھی جانور کی کھال سے جو چیزیں تیار کی جاتی ہیں، اس کے پراسیس میں کھال کی دباغت کا عمل بھی شامل ہوتا ہے، یعنی کھال کی رطوبت اور اس کے ساتھ موجود گوشت اور چربی وغیرہ کو مکمل صاف کرلیا جاتا ہے۔

بخاری شریف میں ہے "عن ابن عباس رضي الله عنهما، قال: وجد النبي صلى الله عليه وسلم شاة ميتة، أعطيتها مولاة لميمونة من الصدقة، فقال النبي صلى الله عليه وسلم: هلا انتفعتم بجلدها؟ قالوا: إنها ميتة، قال: إنما حرم أكلها" ترجمہ: حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالی عنہما سے روایت ہے، فرماتے ہیں کہ نبی پاک علیہ الصلوۃ والسلام نے ایک مردہ بکری کو دیکھا، جو حضرت میمونہ رضی اللہ تعالی عنہا کی لونڈی کو دی گئی تھی، نبی کریم علیہ الصلوۃ والسلام نے ارشاد فرمایا: تم نے اس کی کھال سے فائدہ کیوں نہ اٹھایا؟ لوگوں نے عرض کیا: یہ مردہ ہے، تو آپ علیہ الصلوۃ والسلام نے فرمایا: اس کا تو صرف کھانا حرام ہے۔ (صحیح البخاری، کتاب الزکاۃ، صفحہ 277، حدیث: 1492، دارالکتب العلمیۃ، بیروت)

ردالمحتار میں ہے "من اللباس المعتاد: لبس الفرو، ولا بأس به من السباع كلها وغير ذلك من الميتة المدبوغة والمذكاة ودباغها ذكاتها" ترجمہ: عادتاً پہنے جانے والے لباس میں سے پوستین (چمڑے کا گرم کوٹ یا جیکٹ) بھی ہے اور تمام مذبوح درندوں

کی کھال اور جس مردار درندے کی کھال کو دباغت دی گئی ہو، اس کی پوستین پہننے میں کوئی گناہ نہیں ہے اور کھال کو دباغت دینا ہی اس کی پاکی ہے۔ (ردالمحتار مع الدرالمختار، جلد 9، صفحہ 580، مطبوعہ: کوئٹہ)

صدرالشریعہ مفتی محمد امجد علی اعظمی علیہ الرحمہ بہارِ شریعت میں فرماتے ہیں: "سوئر کے سِوا ہر جانور حلال ہو یا حرام جبکہ ذبح کے قابل ہو اور بسم اللہ کہہ کر ذبح کیا گیا، تو اس کا گوشت اور کھال پاک ہے کہ نمازی کے پاس اگر وہ گوشت ہے یا اس کی کھال پر نماز پڑھی تو نماز ہو جائے گی، مگر حرام جانور ذبح سے حلال نہ ہوگا، حرام ہی رہے گا۔ سوئر کے سوا ہر مردار جانور کی کھال سکھانے سے پاک ہو جاتی ہے، خواہ اس کو کھاری نمک وغیرہ کسی دوا سے پکایا ہو یا فقط دھوپ یا ہوا میں سکھا لیا ہو اور اس کی تمام رطوبت فنا ہو کر بدبو جاتی رہی ہو کہ دونوں صورتوں میں پاک ہو جائے گی، اس پر نماز درست ہے۔" (بہار شریعت، جلد 1، حصہ 2، صفحہ 402، مکتبۃ المدینہ، کراچی)

درندوں کی کھال کے استعمال کے متعلق جزئیات:

حدیثِ پاک میں ایسے لباس کی ممانعت کے متعلق ہے "نهى رسول الله صلى الله عليه وسلم عن لبس جلود السباع والركوب عليها" ترجمہ: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے درندوں کی کھال پہننے اور اس پر بیٹھنے سے منع فرمایا ہے۔ (مشکاۃ المصابیح، جلد 1، صفحہ 157، حدیث: 505، المکتب الاسلامی، بیروت)

مذکورہ حدیث پاک کے تحت مرقاۃ المفاتیح میں ہے "فإن لبس جلود السباع والركوب عليها من دأب الجبابرة وعمل المترفين فلا يليق بأهل الصلاح۔۔۔ وزاد ابن الملك وقال إن فيه تكبرا وزينة" ترجمہ: درندوں کی کھال پہننا، اس پر سوار ہونا متکبرین کا طریقہ اور سرکشوں کا کام ہے، لہذا یہ نیک لوگوں کے لائق نہیں ہے اور ابن ملک نے زائد کیا کہ اس میں تکبر اور زینت ہے۔" (مرقاۃ المفاتیح، جلد 2، صفحہ 468، مطبوعہ: بیروت)

مفتی احمد یار خان نعیمی علیہ الرحمہ نے اسی حدیث پاک کے تحت فرمایا: "(درندے کی کھال سے منع فرمایا) اس لیے نہیں کہ وہ نجس ہیں، بلکہ اس لیے کہ اس سے تکبر و غرور پیدا ہوتا ہے اور یہ ممانعت تنزیہی ہے۔ درندوں کی کھال پر سوار ہونا، بیٹھنا، ان کی پوستین پہننا وغیرہ سب مکروہ و تقویٰ کے خلاف ہے۔" (مراۃ المناجیح، جلد 1، صفحہ 331، نعیمی کتب خانہ، گجرات)

شرح سنن ابی داؤد لابن ارسلان میں ہے "نهيه عليه الصلاة والسلام عن أكل كل ذي ناب من السباع، فهو عام بالنسبة إلى البري والبحري، فيدخل فيه التمساح" ترجمہ: نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے درندوں میں سے ہر نوکیلے دانت والے کو کھانے سے منع فرمایا، پس یہ ممانعت عام ہے بری اور بحری کی طرف نسبت کرتے ہوئے، لہذا اس میں مگرمچھ بھی شامل ہوگا۔ (شرح سنن ابی داؤد لابن ارسلان، جلد 1، صفحہ 605، دار الفلاح)

الذخیرۃ للقرافی میں ہے "او السباع کالتمساح" ترجمہ: یا درندے جیسا کہ مگرمچھ۔ (الذخیرۃ للقرافی، جلد 4، صفحہ 96، مطبوعہ: بیروت)

وَاللہُ اَعْلَمُ عَزَّوَجَلَّ وَرَسُوْلُہٗ اَعْلَم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم

مجیب : مولانا احمد سلیم عطاری مدنی

فتوی نمبر :WAT-4725

تاریخ اجراء : 18شعبان المعظم1447ھ/07فروری2026ء

Dar-ul-IftaAhlesunnat (Dawat-e-Islami)

www.fatwaqa.com

daruliftaahlesunnat

DaruliftaAhlesunnat

Dar-ul-ifta AhleSunnat

feedback@daruliftaahlesunnat.net